

شمالی بہار کا ایک مردم خیز قصبہ

’یکہتہ و اطراف‘

اور یہاں کی دونامور شخصیات

جس میں مجاہد آزادی ورہر قوم و ملت پیر سٹر محمد شفیع اور محسن ملت مولانا ممتاز علی مظاہری دامت برکاتہم کے حالات اور کارناموں کے علاوہ اس علاقہ کی تاریخ، یہاں کی دینی، معاشی، اور سیاسی و سماجی صورت حال، مختلف شعبہ ہائے حیات سے متعلق اہم اور مشہور شخصیات کا تذکرہ اور یہاں کی تعلیمی و ادبی اور ملی سرگرمیوں کا تعارف کرایا گیا ہے۔

مؤلف

منور سلطان ندوی

شائع کردہ

شفیع اردو لائبریری

یکہتہ، ضلع مدھوبنی، بہار

جملہ حقوق محفوظ

طبع اول

۱۴۳۳ھ — ۲۰۱۲ء

نام کتاب : یکہتہ و اطراف اور یہاں کی دونامور شخصیات
تالیف : منور سلطان ندوی
صفحات : ۴۰۰
قیمت : ۱۵۰ روپے

ناشر

شفیع اردو لائبریری

یکہتہ، ضلع مدھوبنی، بہار

ملنے کے پتے:

✽ دفتر مدرسہ رحمانیہ، یکہتہ، وایا کھٹونہ، ضلع مدھوبنی بہار-847227

✽ مکتبہ یعقوبیہ، یکہتہ، وایا کھٹونہ، ضلع مدھوبنی، بہار-847227

✽ آزاد بک ڈپو، باٹاچوک، مدھوبنی

✽ نوولٹی بک سنٹر، قلعہ گھاٹ، دربھنگہ

✽ مکتبہ امارت شرعیہ، پھلواری شریف، پٹنہ

✽ ندوی بکڈپو، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

فہرست مضامین

- کلمات تبریک حضرت مولانا سید نظام الدین زید مجدہ العالی ۱۵
- پیش لفظ مولانا ذرا الحفیظ ندوی از ہری زید لطفہ ۱۷
- مقدمہ حضرت مولانا محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم ۱۹
- تاثرات مولانا محمد قاسم مظفر پوری زید لطفہ ۲۲
- تاثرات مولانا خالد سیف اللہ رحمانی زیدت فیوضہم ۲۵
- تاثرات پروفیسر ڈاکٹر شاکر خلیق ۲۷
- کچھ کتاب اور مصنف کے بارے میں: مولانا نوشاد عالم ندوی ۲۹
- سخن ہائے گفتنی مؤلف ۳۶

باب اول: متھلا، مدھوبنی اور قصبہ 'یکہتہ'

- متھلا کی مختصر تاریخ ۴۳
- مدھوبنی --- تاریخ اور ثقافت ۴۶
- مدھوبنی کے مسلم قصابات اور شخصیات ۴۹
- یکہتہ --- ایک دور افتادہ مگر مردم خیز قصبہ ۵۲
- قدیم تاریخ کے چند نقوش، کچھ دھندلی تصویریں ۵۵
- مزار اور کنوئیں سے متعلق چند زبانی باتیں ۵۵
- یکہتہ کی وجہ تسمیہ اور اس کا املا ۵۶
- چند قدیم اور معروف خانوادے ۵۷
- یکہتہ کے مضافاتی گاؤں ۵۹
- ماضی کی دینی، تعلیمی، سماجی اور معاشی صورت حال ۶۱

- ۶۲ دینی صورت حال
- ۶۳ تعلیمی صورت حال
- ۶۷ سماجی صورت حال
- ۷۱ معاشی صورت حال
- ۷۳ حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ اور دیگر مشاہیر علم کی آمد
- ۷۶ یکہتہ کا جزء لاینفک 'ململ'
- ۷۸ تہذیب و ثقافت کی ہم رنگی

باب دوم: ماضی کی معروف دینی، سماجی اور ادبی شخصیات

دینی تعلیم سے وابستہ شخصیات

- ۸۱ مولانا زین الدینؒ
- ۸۲ قاری داؤدؒ
- ۸۲ حافظ عبداللہ طوفانپور
- ۸۲ حافظ فرید الدینؒ
- ۸۳ مولانا ابوالحسنؒ طوفانپور
- ۸۴ مولانا حکیم زین الدینؒ
- ۸۴ قاری یعقوبؒ
- ۸۵ حافظ محمد عقیلؒ
- ۸۶ اسحاق عرف تھوپنڈتؒ
- ۸۶ مولانا صابر قاسمیؒ
- ۸۸ مولانا ظفر شبیر ظفرؒ
- ۹۰ حافظ مجیب الحسنؒ

۹۱	حافظ شبیر احمد طوفانپور
۹۲	حافظ محمد ادریس
۹۲	قاری محمد ایوب
۹۲	حافظ صدیق
۹۳	قاری محمود
۹۳	مولانا عبدالغفار قاسمی مہراچپور
۹۵	مفتی فیض الرحمن مظاہری طوفانپور
۹۶	حافظ محمد داؤد طوفانپور
۹۸	مولانا محمد شمیم اختر
	عصری تعلیم سے متعلق چند اہم شخصیات
۹۹	ڈاکٹر محمد فاروق
۱۰۰	ادریس زبیری
۱۰۰	ڈاکٹر رحمت اللہ
۱۰۱	محمد عقیل عاقل
۱۰۳	ڈاکٹر منظور احمد شمس
	علمی و ادبی شخصیات
۱۰۵	عبدالعزیز مضمحل
۱۰۷	مولانا نور الہدی شمس
۱۰۹	سلطان احمد ناشاد
	سماجی و سیاسی شخصیات
۱۱۰	غلام علی ادھیکاری

۱۱۰	روشن علی، بخش علی
۱۱۱	خدا بخش
۱۱۱	مولیٰ بخش
۱۱۱	رحمان بخش
۱۱۱	شمشیر علی ادھیکاری
۱۱۲	کاظم حسین
۱۱۲	فقیر محمد
۱۱۲	شیخ معین الدین مہراچپور
۱۱۲	عبداللہ طوفانپور
۱۱۳	الہی بخش طوفانپور
۱۱۳	محی الدین بابو
۱۱۳	عبدالرحیم نیجر طوفانپور
۱۱۳	حاجی عبدالحق بابو
۱۱۸	نظام الدین طوفانپور
۱۱۸	مخدوم بخش مہراچپور
۱۱۸	محمد عقیل مہراچپور
۱۱۸	حاجی ولایت حسین مہراچپور
۱۱۹	عبدالعزیز و عبدالجلیل بشنپور
۱۱۹	زین العابدین راجپور
۱۱۹	عبدالوحید کاری بابو طوفانپور
۱۲۰	محب الحسن بھولا بابو
۱۲۲	وجیہ الحسن ٹھٹھر بابو

۱۲۲	سمیع الدین بابو
۱۲۵	محی الدین مسہر و بابو
۱۲۶	حاجی محمد منیر الدین
۱۲۷	حاجی عبدالرؤف
۱۲۸	عبداللطیف مہراچپور
۱۲۸	حاجی حبیب اللہ سیسر راجپور
۱۲۸	حکیم صدیق راجپور
۱۲۸	حسین بابو
۱۲۹	حافظ عبدالقدوس
۱۳۰	تھو خلیفہ
۱۳۰	عبدالغفار بابو
۱۳۱	اختر جمیل طوفانپور
۱۳۲	تھو سر پنچ بشنپور
۱۳۲	حافظ ظہور احمد
۱۳۲	صدر عالم شہید
۱۳۴	حبیب احمد منی

صوفیائے کرام

۱۳۶	حضرت تھو شاہ
۱۳۸	حافظ امام حسین
۱۳۹	مولانا عبدالحمید کسمار
۱۴۰	محمد مسعود راجپور
۱۴۰	منشی محب اللہ

۱۴۵	رام کے منشی --- ایک مجذوب
	چند قابل ذکر خواتین
۱۴۶	مسماۃ حسن بابو
۱۴۸	مسماۃ زبیب النساء (مسماۃ زبین)
۱۴۹	ام الفاطمہ
۱۴۹	صابرہ خاتون

باب سوم: موجودہ دور کی چند قابل ذکر شخصیات

دینی تعلیم سے وابستہ شخصیات

۱۵۲	مولانا محب الحسن مظاہری
۱۵۳	مولانا احمد حسین مظاہری، طوفانپور
۱۵۴	حافظ عبدالحمید، طوفانپور
۱۵۵	قاری ذوالفقار علی
۱۵۵	مولانا مطیع الرحمن قاسمی
۱۵۶	مولانا امتیاز احمد ندوی
۱۵۷	علماء، حفاظ اور فارغین مدارس کی کثرت
۱۵۷	یہاں کے اساتذہ دیگر درسگاہوں میں

عصری تعلیم سے متعلق چند اہم شخصیات

۱۵۹	پروفیسر توحید عالم
۱۶۰	حکیم خورشید
۱۶۱	پروفیسر بدیع الزماں
۱۶۲	امتیاز احمد راجو

۱۶۴	خورشید اکرم
۱۶۵	ڈاکٹر صباح الدین علی احمد
۱۶۵	دیگر اعلیٰ عصری تعلیم یافتہ افراد
	علمی و ادبی شخصیات
۱۶۸	انصار الحق کمپونڈر برجستہ
۱۶۹	نیاز احمد نیاز
۱۷۴	مولانا اسلم قاسمی آسی
۱۷۶	شبیر احمد زحی
۱۷۸	پروفیسر سلطان احمد
۱۸۰	عبدالمجید
۱۸۱	مولانا محمد حسن ندوی

سماجی و سیاسی شخصیات

۱۸۳	انیس احمد
۱۸۶	ڈاکٹر بیلٹ پاسوان بہنگم
۱۸۷	رزاق احمد علیگ
۱۸۹	مشتاق علی فہمی

باب چہارم: تعلیمی، ادبی اور ملی سرگرمیاں

۱۹۲	○ مدرسہ رحمانیہ
۱۹۳	سن قیام اور ابتدائی پس منظر
۱۹۵	رحمانیہ کے بانی
۱۹۷	رحمانیہ کا پہلا دور

۲۰۰	نشأۃ ثانیہ اور تعلیمی ارتقاء
۲۰۳	ابتدائی معماران
۲۰۷	اہم اور مخلص اساتذہ کرام
۲۰۸	سالانہ جلسے اور اکابر علماء کی تشریف آوری
۲۰۸	سچر کمیٹی کنونشن
۲۰۹	کمپیوٹر سنٹر کا قیام
۲۰۹	دارالقضاء کا قیام
۲۱۲	مشہور فارغین
۲۱۳	ذمہ داران اور کمیٹی کے افراد
۲۱۵	رحمانیہ کی موجودہ صورتحال
۲۱۷	تعلیمی انحطاط کے اسباب
۲۲۱	○ مدرسہ اسلامیہ، طوفانپور
۲۲۴	○ مدرسہ فیض العلوم، بشنپور
۲۲۵	○ مدرسہ دارالعلوم معینیہ، مہراجپور
۲۲۶	○ مدرسہ اصلاحیہ تعلیم نسواں
۲۲۷	○ مدرسہ ریاض العلوم، کسمار
۲۲۷	○ معبد البنات یعقوبیہ
۲۲۸	مکاتب کا نظام
۲۲۹	مساجد کا نظام

عصری و ادبی دانشگا ہیں

۲۳۱	مڈل اسکول
۲۳۲	گورنمنٹ گرلس پرائمری اسکول

۲۳۲	شفیع اردو لائبریری
۲۳۴	شفیع میموریل کلب
۲۳۴	چلڈرن پبلک اسکول
۲۳۵	سنٹرل پوائنٹ اسکول (C.P.S)
۲۳۶	شفیع اکیڈمی
۲۳۷	بزم حسنات
۲۳۸	صدیقی لائبریری
۲۳۸	زین العابدین میموریل لائبریری
	تحریریں، تنظیمیں
۲۴۰	تبلیغی جماعت کی سرگرمیاں
۲۴۱	جماعت اسلامی تحریک کی بعض سرگرمیاں
۲۴۲	اصلاح معاشرہ کمیٹی
۲۴۳	ملت کمیٹی
۲۴۴	قومی تحریک
۲۴۴	اصلاح معاشرہ کانفرنس
۲۴۹	شفیع بیرسٹر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی
۲۴۹	اسٹوڈنٹس ایجوکیشنل سوسائٹی
۲۵۲	سالانہ رسالہ 'نشان منزل' کا اجراء
۲۵۵	وزیر اعلیٰ بہار کی آمد اور استقبال پر وگرام
	موجودہ دینی و تعلیمی صورتحال پر ایک نظر
۲۵۷	نئی پودہ--نئی کاوشیں--نئی ذمہ داریاں
۲۵۹	تعلیمی و معاشی ترقی: چند مخلصانہ مشورے

باب پنجم: مجاہد آزادی ورہر قوم و ملت بیرسٹر محمد شفیعؒ

۲۶۵	○ ماہ و سال کے آئینہ میں
۲۶۷	○ سوانحی خاکہ
۲۶۷	خاندانی پس منظر
۲۶۸	تعلیم و تربیت
۲۶۸	انگلینڈ کے لئے روانگی
۲۶۹	وکالت کی شروعات
۲۷۰	سیاست کے میدان میں
۲۷۱	ملی دردمندی اور سیاسی بصیرت
۲۷۲	ملی خدمات
۲۷۳	ایک یادگار تحریر
۲۷۳	تعلیمی خدمات
۲۷۷	سیاسی خدمات
۲۷۹	اہل علم و دانش سے تعلق
۲۸۰	معاصرین و معاونین
۲۸۰	خصوصی اوصاف و کمالات
۲۸۲	انتقال
۲۸۳	رہبر قوم و ملت شفیع بیرسٹر مرحوم
۲۸۸	آہ! بیرسٹر محمد شفیعؒ
۲۹۲	منظوم خراج عقیدت
۲۹۴	منظوم خراج عقیدت
	ظہیر نوشاد در بھنگوی
	مولانا ممتاز علی مظاہری دامت برکاتہم
	پروفیسر عبدالمنان طرزی
	رفیق انجم در بھنگوی

باب ششم: محسن ملت مولانا ممتاز علی مظاہری دامت برکاتہم

- ماہ و سال کے آئینہ میں ۲۹۷
- سوانحی خاکہ ۲۹۸
- پیدائش اور ابتدائی تعلیم ۲۹۸
- مدرسہ عزیز یہ بہار شریف میں ۲۹۹
- مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور میں ۳۰۰
- مدرسہ رحمانیہ میں دوبارہ تدریس ۳۰۱
- تدریس کے ساتھ عصری تعلیم ۳۰۲
- مسلم ہائی اسکول درجہ نگہ میں ملازمت ۳۰۲
- مدرسہ رحمانیہ میں تیسری بار آمد اور تعلیمی عروج ۳۰۳
- اساتذہ کی تقرری کا نظام ۳۰۵
- نظام کی پابندی ۳۰۶
- تعمیری کاموں سے دلچسپی ۳۰۶
- مدرسہ کے سالانہ جلسے ۳۰۷
- مسجد رحمانی کی تعمیر ۳۰۹
- علاقہ میں تعلیمی فروغ کے لئے آپ کی کوششیں ۳۱۰
- مدرسہ رحمانیہ کی ۲۵ سالہ خدمات پر ایک نظر ۳۱۱
- بیسٹ ٹیچر ایوارڈ ۳۱۲
- معبد البنات یعقوبیہ کا قیام ۳۱۳
- علماء و مشائخ سے تعلق و استفادہ ۳۱۴
- حضرت شیخ الحدیث سے تعلق اور بیعت ۳۱۵
- چند یادگار خطوط ۳۱۶

- انتیازی اوصاف ۳۲۳
- محنت اور لگن ۳۲۳
- ہر مجلس میں دین کی باتیں ۳۲۴
- عوام کو بزرگوں سے جوڑنا ۳۲۴
- حج کی تلقین ۳۲۴
- منازعات کا تصفیہ ۳۲۵
- ایک عظیم اور مثالی شخصیت ۳۲۵
- حضرت مولانا کی زندگی کے چند ممتاز گوشے: مولانا محمد قاسم مظفر پوری ۳۲۶
- ایک شخص، ایک انجمن مولانا مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی ۳۳۱
- ایک ایسی شمع جس کے بجھنے سے اندھیرا ہوگا مولانا محمد رضوان عالم قاسمی ۳۳۶
- شمالی بہار کی دونامور شخصیات مولانا رضوان احمد ندوی ۳۴۰
- استاذ محترم کی زندگی کے چند نقوش پروفیسر یسین انصاری ۳۴۲
- ایک ممتاز ہستی کی کہانی، یادوں کی زبانی محمد شفیع الرحمن شفیع ۳۴۶
- ایک ممتاز شخصیت مولانا حسان اختر ندوی ۳۸۴
- شفقناں تیری..... محمد علی اختر ندوی ۳۸۸
- مولانا محترم - منظوم خراج عقیدت شفیع الرحمن شفیع ۳۹۳
- علم و دانش کا گہوارہ 'یکہتہ' - منظوم تاثر رفیق انجم ۳۹۵

کلمات تبریک

امیر شریعت حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب

شمالی بہار کے اضلاع میں در بھنگہ اور مدھوبنی تاریخ کے ہر دور میں علوم و فنون اور تہذیب و تمدن کا گہوارہ رہا ہے، یہاں ماضی میں بڑے بڑے صاحب فضل و کمال علماء، ماہرین اساتذہ اور نامور سیاست داں پیدا ہوتے رہے ہیں، جن کی علمی و فکری ضیاء پاشیوں اور قائدانہ صلاحیتوں سے پورا ملک فیضیاب ہوتا رہا ہے، ابھی حالیہ دور میں دو ایسی نامور شخصیات رہی ہیں جنہوں نے اس علاقہ کی علمی وراثت اور تاریخی روایتوں کو محفوظ رکھا، ان میں ایک جناب محمد شفیع میر سٹر صاحب کی شخصیت تھی جو حضرت مولانا ابوالحسن سجاد کے عہد کے لوگوں میں تھے، ایک عظیم مجاہد آزادی ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب دل انسان بھی تھے، انہوں نے تحریک آزادی میں بڑا قائدانہ کردار ادا کیا، اللہ ان کی مجاہدانہ قربانیوں کو قبول فرمائے۔

موجودہ عہد کی دوسری شخصیت حضرت مولانا ممتاز علی مظاہری کی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے، مولانا بڑے ہی صاحب تقویٰ عالم دین ہیں، انہوں نے پوری زندگی دینی علوم کی ترویج و اشاعت میں گزاری، ریٹائر ہونے کے بعد بھی درس و تدریس سے وابستہ رہے، اور سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں شاگردوں کو پیدا کیا، ان سے میرے دیرینہ تعلقات رہے ہیں، امارت شریعیہ کی سالانہ مجلس شوریٰ میں برابر ان سے ملاقات ہوتی رہی ہے، ہر ملاقات کے بعد یہ تاثر گہرا ہو جاتا ہے کہ مولانا ایک دور اندیش، دور بین اور بیدار مغز عالم دین ہیں، ان کی نگاہیں وہاں سے آگے بھی کام کرتی ہیں جہاں دوسروں کی آنکھیں کام کرنا چھوڑ دیتی ہیں، مولانا معاشرتی اصلاح اور دعوت و تبلیغ کا بھی بڑا کام انجام دے رہے ہیں، اللہ ان

کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔

مجھے خوشی ہے کہ ان دونوں نامور شخصیات پر عزیز محترم مولانا منور سلطان ندوی (استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ) نے قلم اٹھایا اور ان دو شخصیات کے علاوہ علاقہ کی چند دوسری شخصیات کے خاندانی پس منظر، خدمات اور کارناموں پر بھی عمدہ مواد اور معلومات جمع کر دیا ہے، جس سے ان کے حسن انتخاب کی خوش سلیقگی کا اندازہ ہوتا ہے، میں موصوف کو اس عظیم مرقع اور خاکہ نگاری پر مبارک باد دیتا ہوں اور کتاب کی مقبولیت کی دعا کرتا ہوں۔

سید نظام الدین

امیر شریعت بہار، اڑیسہ و جھارکھنڈ

پیش لفظ

مولانا نذر الحفیظ ندوی از ہری

(عمید کلیۃ اللغۃ، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

عزیز مکرم مولانا منور سلطان ندوی کی یہ کتاب جو ضلع مدھوبنی کی مردم خیز بستی 'یکہتہ' سے متعلق ہے، گرانقدر معلومات اور تحقیقات کا خزانہ ہے، اب تک تو ان کی دو فقہی کتابوں کی کامیاب تصنیف کی وجہ سے ہم فقیہ سمجھتے تھے، مگر اس کتاب کے مطالعہ سے یہ انکشاف ہوا کہ موصوف مؤرخ اور محقق بھی ہیں، غالباً مؤرخ اور فقیہ کے درمیان قدر مشترک یہ ہے کہ دونوں دقائق و حقائق تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں اور دلائل کی روشنی میں قارئین کو قائل کر دیتے ہیں، اس راقم کو تحقیقات کے خشک موضوع سے کوئی مناسبت نہیں، البتہ تاریخی واقعات و شخصیات سے مناسبت ہے، اس لئے یہ کتاب ہم نے دلچسپی سے پڑھی، اس لئے بھی کہ اس کا تعلق ہمارے ضلع کی ایک ایسی بستی سے ہے جہاں ہمارے خاندان کی بھی رشتہ داریاں ہیں، مصنف نے بڑی محنت اور دیدہ ریزی سے یہ کتاب مرتب کی ہے، ان کی معلومات کا زیادہ تر انحصار ایک زندہ اور متحرک شخصیت مولانا ممتاز علی مظاہری صاحب کی فراہم کردہ معلومات پر ہے، جن کی امانت، دیانت متفق علیہ ہے۔

ہمارے خاندان کی رشتہ داری یکہتہ سے ہے، لیکن ململ سے قرب کے باوجود دو تین بار سے زیادہ وہاں جانے کی نوبت نہ آئی، اس لئے مصنف نے وہاں کی شخصیات، واقعات اور مقامات کے متعلق جو کچھ لکھا ہے ان میں سے ایک فیصد سے کم لوگوں سے ہماری واقفیت ہے، وہ بھی منصف کی طرح سنی سنائی باتوں پر مبنی ہے، اس کی ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے بچپن کا بڑا حصہ والد صاحب کے ساتھ پرتا بگڈھ یوپی میں گزرا، پھر تعلیم کا پورا زمانہ لکھنؤ میں بسر ہوا، سالانہ تعطیلات میں ایک ماہ سے کم وطن میں گزار کر لکھنؤ واپسی ہو جاتی تھی، اس لئے

خود اپنی بستی کے بارے میں معلومات صفر کے برابر ہیں، دوسری وجہ یکہتہ زیادہ نہ جانے کی یہ ہے کہ اس زمانہ میں وہاں تک جانے کے دو راستے تھے، ایک راستہ بیل گاڑی سے طے کیا جاتا تھا، جس میں پورا دن لگتا تھا، دوسرا راستہ تھامل سے مدھوبنی تک کا راستہ بیل گاڑی سے طے کیا جاتا، پھر ٹرین کے ذریعہ شکری نامی اسٹیشن پر اتر کر دوسری ٹرین تبدیل کر کے شام کے وقت گھوگڈ بیہاریلوے اسٹیشن پر اتر کر پھر بیل گاڑی سے رات بھر سفر کر کے یکہتہ تک رسائی حاصل کی جاتی، ان وجوہات کی بناء پر یکہتہ ململ سے ایک ہاتھ قریب ہوتے ہوئے بھی تین بار سے زیادہ نہ جاسکا، **یا للعجبائب!!**

عزیزی مولوی منور سلطان ندوی کا یہ حسن ظن ہے کہ وہ اپنی تحقیقی اور تاریخی کتاب سے متعلق کچھ لکھنے پر اصرار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ یہ چند سطریں اس امید میں لکھ رہا ہوں کہ مولوی منور سلطان جیسا بلند ہمت مؤرخ ہماری بستی ململ کو بھی نصیب ہو جائے، جو اس سرزمین کی تاریخ اور وہاں کی شخصیات کا تعارف کرا سکے، دوسری توقع اس علاقہ کے نوجوانوں سے کر رہا ہوں کہ وہ اس کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیں، اور اپنے اسلاف کے کارناموں اور قوم کے محسنوں کو شکر گزاری کے جذبہ سے یاد رکھیں گے۔

کچھ عرصہ قبل یہ بات معلوم کر کے مسرت ہوئی تھی کہ یکہتہ کے نوجوانوں نے اپنی بستی میں دینی و علمی اور اصلاحی و دعوتی سرگرمیوں کا آغاز کیا ہے، وہ شفیق لائبریری کی تنظیم نو کر رہے ہیں، اور اس کے لئے اخبارات و رسائل بھی جاری کر رہے ہیں، مولوی منور سلطان کی یہ کتاب اس سلسلہ میں اٹھایا گیا اچھا قدم ہے، مقصد یہ ہے کہ نئی نسل اپنے محسنوں کو یاد رکھے، خاص طور سے اس حقیقت پر ہمیشہ اس کی نظر رہے کہ جب ان حضرات نے وسائل کے فقدان اور سہولتوں سے محرومی کے باوجود ترقی کے مدارج طے کئے اور قوم کو بھی فائدہ پہنچایا تو وسائل کی کثرت کے اس دور میں ہمارے کیا فرائض اور ذمہ داریاں ہیں۔

نذر الحفیظ ندوی

دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۲۷ اکتوبر ۲۰۱۲ء